www.KitaboSunnat.com

پروفیسر محمد دین قاسمی

اشتراکیت کی درآمد

قرآن کے جعلی پرمٹ پر

(قسط : ۲)

ملکیت مال — اور — قرآن مجید

دلیلِ پرویز پرویز صاحب نے ملکیت اراضی کی نفی کی دلیل اَلْاَرْضُ لِلّٰہِ (۱۲۸/۷) سے کشید کی تھی، مال و دولت کی شخصی ملکیت کا بطلان وہ درج ذیل آیت سے اخذ کرتے ہیں:

"وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِہِمْ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَہُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ" (۷۱/۱۶)

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق، غلاموں کی طرف پھیر دیا کریں تاکہ وہ سب اس رزق میں برابر کے حصہ دار بن جائیں تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان کو انکار ہے۔"

اس آیت میں غور طلب بات یہ ہے کہ لوگوں میں معیشت اور رزق کا باہمی فرق وتفاضل خود منشائے ایزدی ہے وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ کے الفاظ اس حقیقت پر دال ہیں۔ خود پرویز صاحب نے ایک مقام پر اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وہ (یعنی اسلام" مؤلف) ایسی اشتراکیت کا حامی نہیں ہو سکتا، جس میں خدا کی ہستی کا انکار ہو اور مساواتِ انسانی کی بنیاد، مساواتِ شکم قرار دی جائے۔ قرآن کریم کی رُو سے رزق میں ایک دوسرے پر فضیلت جائز ہے۔" (معارف القرآن، ج ۱، ص ۱۲۱)

اب جبکہ رزق میں یہ تفاضل، خود خدائی سکیم کا حصہ ہے، تو اس سے اگلے الفاظ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ[1] مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ سے یہ مفہوم اخذ کرنا کہ :

"جس کے پاس زیادہ رزق ہو، وہ دیگر افراد کو اس طرح دے دے کہ سب میں مساواتِ شکم پیدا ہو جائے۔ ہرگز ہرگز قرآنی مفہوم نہیں ہو سکتا، لیکن یہاں تک پہنچ کر پرویز صاحب، ان الفاظ کا یہ مفہوم پیش کرتے ہیں کہ :

"وہ اپنی فاضلہ کمائی کو ان کے حوالے کر دیں، جو ان کے غلام ہیں، تاکہ سب باہم برابر ہو جائیں۔"

چنانچہ وہ ان الفاظ کے تحت لکھتے ہیں :

"سو یہ لوگ اپنی فاضلہ دولت ان لوگوں کو کیوں نہیں دے دیتے، جو ان کے زیرِ ہدایت کام کرتے ہیں۔" (مفہوم القرآن، ص ۶۰۸)

پرویز صاحب کے اس تضاد کو ملاحظہ فرمایئے کہ آیت کے اوپر والے حصے میں رزق میں لوگوں کے باہمی فرق و تفاضل کو جائز قرار دیا گیا ہے، مگر بعد والے حصہ میں اس کو ناجائز قرار دے دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ۔ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ کا قطعاً وہ مفہوم نہیں ہے، جو

[1] اس جملہ قرآنی کا مفہوم "کیوں" سے کرنا لغواً، عقلاً، شرعاً ہر لحاظ سے غلط ہے۔ قرآن میں ایسی ساخت کی آیات کا ترجمہ کہیں بھی پرویز صاحب نے "کیوں" کے لفظ سے نہیں کیا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ (۶/۱۳۴) "تم ہمیں بے بس نہیں کر سکتے۔" (مفہوم القرآن، ص ۳۲۴)

مَا هُمْ بِسُكَارَىٰ (۲۲/۲) "درحقیقت کوئی نشے میں نہیں ہو گا۔" (مفہوم القرآن، ص ۷۵۰)

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ (۳۷/۱۶۲) "تم اور تمہارے یہ معبود ان مخلص بندوں کو خدا کی راہ سے منحرف نہیں کر سکتے۔" (مفہوم القرآن، ص ۱۰۴۹) وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (۲/۸) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں آیت کے دونوں حصے باہم متضاد ہو کر رہ جاتے ہیں۔

آیت (۱۷/۱۶) کا صحیح مفہوم

آیت کا اصل اور صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے سب سے پہلے آیت کے سیاق و سباق پر غور کیجئے۔ اوپر سے پوری تقریر اثباتِ توحید اور ردِ شرک میں چلی آرہی ہے۔ اس سے آگے بھی یہی مضمون جاری ہے۔ اس سیاق و سباق میں آخر ایک معاشی ضابطہ بیان کرنے کا کیا موقع ہے؟ یہاں مشرکین عرب کو سمجھایا یہ جارہا ہے کہ خدا نے رزق میں تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور تم اپنی اس فضیلت کی بنا پر خود یہ نہیں چاہتے کہ تمہارے غلام، تمہارے مال و دولت میں یوں حصہ دار بن جائیں کہ وہ اور تم باہم مساوی ہو جاؤ، تو آخر تم خود خدا کے پیدائشی غلام اور بندے ہوتے ہوئے یہ دھاندلی کیوں کرتے ہو کہ خدائی اختیارات اور حقوقِ ایزدی میں اللہ کے بندوں کو اس کا شریک اور ساجھی قرار دو۔ اور انہیں خدا کا ہم پلہ بنا ڈالو۔ بالکل یہی مضمون سورۂ روم میں بھی مذکور ہے:

"ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِيمَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ" (۳۰/۲۸)

"وہ خود تمہیں تمہاری اپنی ہی ذات سے ایک مثال دیتا ہے، کیا تمہارے ان غلاموں میں سے، جو تمہارے ملکیت میں ہیں، کچھ غلام ایسے بھی ہیں جو ہمارے دیئے ہوئے مال و دولت میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہوں اور تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح آپس میں اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو۔"

اِن الفاظ کا مفہوم پرویز صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

(باقی حاشیہ گزشتہ صفحہ سے) "لیکن درحقیقت وہ ان پر ایمان نہیں رکھتے" (مفہوم القرآن، ص ۴) وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا (۱۲/۱۷) "آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے۔" (مفہوم القرآن) لیکن آیتِ زیرِ بحث میں "کیوں" کے لفظ سے مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ یہ کمیونزم کا وہ جادو ہے، جو ان کے سر چڑھ کر بول رہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم اس کے لئے خود تمہاری اپنی مثال پیش کرتے ہیں۔ تمہارے ہاں وہ غلام بھی ہیں، جو تمہارے ماتحت کام کرتے ہیں — تمہارے غلام وغیرہ — کیا تم ایسا کرتے ہو کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں انہیں اس طرح شریک کر لو کہ وہ اور تم ہر طرح سے برابر ہو جاؤ اور پھر تم ان سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ کہ جس طرح تم اپنے برابر کے لوگوں سے ڈرتے ہو (سو جب یہ لوگ، جو تمہارے زیرِ فرمان کام کرتے ہیں، تمہارے جیسے انسان ہونے کے باوجود تمہارے ہمسر نہیں ہو سکتے، تو کائنات کی مخلوق، خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو اس خدا کے برابر کس طرح ہو سکتی ہے، جس نے اسے پیدا کیا ہے اور وہ اس کے قوانین کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہے۔" (مفہوم القرآن ۹۳۶)

سورۂ روم کی اس آیت کا اصل مفہوم یہی ہے (اس مفہوم کے سابق و لاحق میں پرویز صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ چونکہ الفاظِ قرآنی کی حدود سے یکسر خارج ہے اس لئے ناقابلِ اعتناء ہے) اور یہی مفہوم، سورۂ نحل کی اس آیت کا ہے جس کے دوسرے حصے سے، وہ مفہوم کشید کیا جا رہا ہے، جو خود پرویز صاحب ہی کے بیان کردہ پہلے حصۂ آیت کے مفہوم کے ساتھ تناقض ہے۔

ذاتی ملکیت اور قرآن

علاوہ ازیں قرآن مجید کی کثیر التعداد آیات "ذاتی ملکیت" پر دال ہیں۔ فی الحال صرف ایک آیت ملاحظہ فرمائیے:

"وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۚ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا" (۴/۳۲)

"اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو، جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

ان الفاظ کا مفہوم، خود پرویز صاحب نے بایں الفاظ پیش کیا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں، اس تصور کا ازالہ بھی ضروری ہے جس کی رُو سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ حقوقِ ملکیت صرف مرد کو حاصل ہوتے ہیں۔ عورت کو نہیں ہوتے۔ جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ (۷/۴) عورت اپنے جائیداد و مال کی آپ مالک ہوتی ہے۔ اس طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ کمائی کرنا صرف مرد کا کام ہے، عورت ایسا نہیں کر سکتی۔ مرد اور عورت دونوں اکتسابِ رزق کر سکتے ہیں، جو کچھ مرد کمائے وہ اس کا حصہ ہے، جو کچھ عورت کمائے وہ اس کا حصہ۔ یہ ٹھیک ہے کہ جہاں تک فطری فرائض کا تعلق ہے بعض باتوں میں مردوں کو برتری حاصل ہے اور بعض میں عورتوں کو۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتیں اپنے آپ کو اپاہج بنا کر مردوں کی کمائی کو تکتی رہیں اور خود کچھ نہ کریں۔ انہیں چاہیئے کہ خدا سے زیادہ سے زیادہ معاشی اکتساب کی توفیق طلب کرتی رہیں خدا خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کچھ کر سکتی ہیں۔" (مفہوم القرآن، ص ۱۸۷)

ایک دوسرے مقام پر، پرویز صاحب رقمطراز ہیں:

"مردوں اور عورتوں کے جداگانہ حقوقِ ملکیت کا فطری تقاضا یہ ہے کہ مرنے والے کے ترکہ میں ان سب کا حصہ ہو، صرف مردوں ہی کا نہ ہو۔"

(مفہوم القرآن، ص ۱۸۸)

آیت (۴/۳۲)، خود پرویز صاحب کے اپنے بیان کردہ مفہوم کی روشنی میں ذاتی ملکیت پر برہانِ قاطع ہے۔ فاضلہ مال و دولت کے جواز پر بھی بہت سی آیات گواہ ہیں۔ یہاں یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ جس طرح أَرْضِكُمْ (۷/۱۱۰) أَرْضِنَا (۱۴/۱۳) أَرْضَهُمْ (۳۳/۲۷) وغیرہ کے الفاظ میں زمین کی ذاتی ملکیت کا تصور "اَلْأَرْضُ لِلّٰهِ" (۷/۱۲۸) کے الفاظ میں بیان کردہ ملکیتِ ایزدی کے تصور کے منافی نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح "أَمْوَالَكُمْ (۴/۲) أَمْوَالَهُمْ" (۴/۲) اور أَمْوَالَنَا (۱۰/۸۸) وغیرہ کے الفاظ میں مضمر، مال و دولت کی شخصی ملکیت کا نظریہ، مَالِ اللّٰهِ (۲۴/۳۳) کے الفاظ میں بیان کردہ ملکیتِ ایزدی کے منافی نہیں ہے قرآن جگہ جگہ انفاقِ اموال میں بخل اور کنجوسی کی مذمت کرتا ہے اور مختلف اسالیب سے اہلِ ایمان کو اس قبیح عادت سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ مثلاً:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیاتِ بخل اور شخصی ملکیت

"لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" (۳/۱۸۰)

"جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بخیلی ان کے لئے اچھی ہے، نہیں یہ ان کے حق میں بہت بُری ہے۔ ان کے بخل کا نتیجہ قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔"

"اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (۴/۳۷)

"ایسے لوگ جو بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کی شہ دیتے ہیں۔ اللہ کو پسند نہیں اور اللہ کے عطا کردہ فضل کو چھپاتے ہیں۔"

"فَلَمَّآ اٰتٰھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ بَخِلُوْا بِہٖ وَتَوَلَّوْا وَّھُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۹/۷۶)

"پھر جب اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دولت مند کر دیا، تو وہ بخل پر اُتر آئے اور اپنے عہد سے بڑے بے پرواہ ہو کر پھر گئے۔"

"ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ" (۴۷/۳۸)

"تم کو راہ خدا میں دولت خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے، تو تم میں سے کچھ لوگ بخل کرتے ہیں، حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔"

"اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (۵۷/۲۴)

"جو لوگ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل پر اکساتے ہیں۔ اب اگر کوئی رُوگردانی کرتا ہے تو اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (۹۲/۸تا۱۰)

"اور جس نے بخل کیا اور اپنے خدا سے بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کے لئے سہولت دیں گے۔"

یہ سب آیات اہلِ ایمان کو بخل اور کنجوسی سے اجتناب و احتراز کا حکم دیتی ہے، ان آیات میں وہ آیات بھی ہیں، جو غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوئی تھیں مثلاً آیت ۷۶، ۹/ جب کہ اسلامی حکومت وجود پذیر ہو چکی تھی۔ اب اگر قرآن بقولِ پرویز صاحب اہلِ ایمان کے پاس ان کی ضروریات سے زائد دولت ان کے پاس رہنے ہی نہیں دیتا تو انہیں بخل سے بچنے کی یہ تعلیم کس لئے؟ بخیل تو وہی ہو سکتا ہے، جو زائد از ضرورت دولت اپنے پاس رکھے اور پھر راہِ خدا میں خرچ نہ کرے۔ ورنہ اگر کسی کے پاس فاضل دولت اگر رکھے سے رہے ہی نہیں تو وہ بخل اور کنجوسی کیا کرے گا۔ خود سوچیئے کہ اگر اسلامی حکومت بزعم پرویز صاحب، زائد از ضرورت دولت لوگوں کے پاس رہنے ہی نہیں دیتی، تو ان کے لئے بخل اور کنجوسی کا کیا امکان باقی رہ جاتا ہے کہ انہیں یہ وعید سنائی جائے کہ اس بخل کا نتیجہ بصورتِ طوق ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ الغرض یہ آیاتِ قرآنیہ، ملکیتِ افراد پر کھلی کھلی دلالت کرتی ہیں۔

(جاری ہے)

جن اصحاب کو دسمبر ۸۸ء کے محدث کے ساتھ زرِ سالانہ ختم ہونے کی اطلاع مل چکی ہے۔ براہِ نوازش وہ نئے سال کا زرِ سالانہ بذریعہ منی آرڈر ماہِ جنوری میں بھیج کر تعاون فرمائیں۔

ادارہ

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ شکریہ!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ